اسلام زندہ ہوگیا بس کربلا کے بعد

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی (امام جمعہ لکھنؤ)

جب سے انسانیت کی عمارے کی نیو پڑی اور ابوالبشر نے زمین پر قدم رکھا، شیطنت نے بھی زمین پر اپنے جال بچھانا شروع کر دیئے جس میں کمزور کردار کے بنی آدم پھنس گئے اور شیطان کے نمائندے بن کر حق کے نمائندوں کے مقابلہ پر آتے رہے بلکہ ان کا خون ناحق بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ انسانیت کی بقا کے لئے شیطنت کے مقابلے میں حق کے پرستاروں کو ہمیشہ اپنے خون کی قربانی دینا پڑی۔ اس سلسلے کا سب سے پہلا ایثار جناب آدمؑ کا تھا جنھوں نے اپنے خون کی قربانی جناب ہابیلؑ کی صورت میں دی اور جناب ہابیلؑ نے بھی کردار کی انتہائی اعلیٰ مثال اس طرح پیش کی کہ جب قابیل خون بہانے پر تیار تھا تب بھی ہابیلؑ کی زبان پر یہی جملے تھے کہ بھائی چاہے تم مجھے قتل بھی کر ڈالو مگر میں تم پر ہاتھ نہ اٹھاؤں گا کیوں کہ تم میرے بھائی ہو۔ راہِ تبلیغ میں جناب نوحؑ نے اپنے خون کی قربانی اس طرح دی کہ لوگ تبلیغ کے جواب میں پتھر مارتے تھے اور جناب نوحؑ کا جسم زخموں سے لہولہان ہو جاتا تھا۔ لیکن جناب نوحؑ شیطانوں کو انسانیت کا درس دینے سے دست کش نہ ہوئے۔

باطل کے مقابلہ میں حق کے نمائندہ جناب ابراہیمؑ کو بھی عظیم قربانیاں پیش کرنا پڑیں۔ اسی طرح جناب یحییٰؑ اور جناب زکریاؑ کی خونچکاں داستانیں تاریخ سے چھپی نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ قربانیوں کا یہ سلسلہ جناب خاتم النبیین تک پہونچتا ہے اور اعلان ہوتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو شیطانی مشینری پوری طاقت سے حرکت میں آجاتی ہے اور رسولؐ کو کہنا پڑا ''مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ قَطُّ کَمَا اُوْذِیْتُ''، جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی کو نبی کو نہیں دی گئی۔ کبھی انسانیت کے مصلح اور اسلام کے پیغمبر کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے تو تلوے خون آلود ہوئے، کبھی اتنے پتھر مارے گئے کہ چہرہ لہولہان ہو گیا۔ کوئی مددگار نہیں تھا سوائے ایک کمسن چچا زاد بھائی علیؑ کے جو ہر موقع پر سینہ سپر تھے۔ جنھوں نے کبھی مکہ میں بچوں کے پتھروں سے بچایا، کبھی شب ہجرت بستر رسولؐ پر سو کے حفاظت کی۔ کبھی بدر میں رسالت کے بدر کامل کا ہالہ اور کبھی احد میں شمع محمدی کا پروانہ بنے۔ رسولؐ اسلام نے انسانیت کی اصلاح کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جناب خدیجہ کی دولت کا ایک حبہ بھی اپنی اولاد کے لئے باقی نہ چھوڑا۔ پورا عرب زیر نگیں آگیا تھا لیکن شہنشاہ دین و دنیا کو اپنے پیٹ پر پتھر تک باندھے دیکھا گیا۔ یہی ایثار و قربانی کا جذبہ خون بن کر علیؑ کی رگوں میں بھی دوڑ رہا تھا۔ اور رسولؐ فرما بھی چکے تھے کہ ''یَا عَلِیُّ علیہ السلام لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَ

دَمُکَ دَمِیْ'' اے علیؑ تمہارا گوشت و پوست میرا گوشت و پوست ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔ قربانی کا مفہوم ہے دوسرے کے نفس پر اپنے کو مقدم رکھنا۔

اپنی ضرورت پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا اور ضرورت پڑنے پر اپنی انتہائی محبوب چیزوں کو دوسری کسی اہم چیز کے لئے قربان کر دینا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی پوری زندگی اس طرح کی قربانیوں سے عبارت ہے۔ قربانی اس وقت حقیقی معنوں میں قربانی ہو گی جب قربان کی جانے والی شے یا تو محبوب ہو بس اس کی سخت حاجت ہو۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہے ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ'' تم ہرگز نیکی تک نہیں پہونچ سکتے جب تک وہ چیز راہ خدا میں نہ دو جس سے تم محبت کرتے ہو۔ جس قدر محبت اور خواہش کی حد بلند ہوگی اسی قدر قربانی کا مرتبہ بلند ہوگا۔ اپنے نفس سے زیادہ اور کیا چیز کسی کو عزیز ہو سکتی ہے لیکن امیر المومنینؑ اس شان سے اپنے نفس کو راہِ خدا میں پیش کرتے ہیں کہ مرضئ پروردگار کے مالک بن جاتے ہیں۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ قربانی کبھی رائگاں نہیں جاتی۔ آخر میں اسلامی تعلیم کی تبلیغ اور اپنے بلند اصولوں کی خاطر علیؑ کو اپنی جان کی قربانی دینا پڑتی ہے اور مسجد کوفہ کی محراب علیؑ کے سر کے خون سے سرخ ہو جاتی ہے۔

حضرت علیؑ کے جانشین امام حسنؑ کی زندگی بھی ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ ہے۔ یہاں تک کہ تخت حکومت کی قربانی دیدی تا کہ حق کے نمائندہ پر اقتدار پرستی کا الزام نہ آجائے۔ لیکن اس پر بھی باطل کے نمائندے اور شیطنت کے پرستار مطمئن نہ ہوئے اور آخر میں امام حسنؑ تھے زہر ہلاہل تھا، خون کی کُلّیاں تھیں اور طشت میں جگر کے ٹکڑے تھے۔

اب نمائندۂ حق امام حسینؑ تھے اور باطل کی نمائندگی یزید کر رہا تھا۔ حق کے نمائندہ سے بیعت کا مطالبہ کیا گیا۔ بھلا امام حسینؑ ایک فاسق و فاجر و ننگ انسانیت کی بیعت اور اطاعت قبول کرتے۔ اب امام حسینؑ کے لئے موقع تھا کہ دنیا کو بتا دیں کہ دین کیا ہے اور بے دینی کیا ہے؟ انسانیت کیا ہے اور حیوانیت کیا ہے؟ ملک فتح کر لینا کیا ہے؟ اور دلوں پر فتح پانا کیا ہے؟ امام حسینؑ کو معلوم تھا کہ انسانیت کی بقا کے لئے اور اسلام کی حفاظت کے لئے عظیم قربانیاں دینا ہوں گی اور اس کے لئے وہ تیار ہو کر اٹھے تھے۔ اور وہ کیا تھا جو امام حسینؑ نے قربان نہیں کر دیا۔ یہ امام حسینؑ کی قربانیوں کا امتیاز ہے کہ ان کی کوئی مکمل فہرست مرتب نہیں کر سکتا۔ جتنی گہری نظر سے فہرست کیوں نہ بنائی جائے وہ نامکمل رہے گی۔ ازل سے راہ حق میں قربانیاں پیش کی جاتی رہی ہیں اور حق و باطل میں تصادم ناموں کے اختلاف کے ساتھ ہمیشہ سے جاری رہا ہے مگر امام حسینؑ کی قربانیوں کی یہ انفرادیت ہمیشہ باقی رہے گی کہ دیگر مثالوں میں آپ یہ بتا سکتے ہیں کیا کیا قربان کیا گیا مگر امام حسینؑ کے سلسلے میں تو یہ ڈھونڈنا ہے کہ کیا قربان نہیں کیا گیا۔ وطن چھوڑا، نانا کے مزار سے جدا ہوئے، ماں اور بھائی کی لحد چھوڑی، حج کو نامکمل ترک کرنا پڑا، سخت گرمی اور بلا کی دھوپ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کی تکلیفیں

اٹھائیں لیکن انسانیت کے اعلیٰ اقدار کو نہ چھوڑا۔حُر کا لشکر خون کا پیاسا تھا لیکن اپنے ساتھ کا سارا پانی پلا کر سسکتی ہوئی انسانیت کو پھر سے زندہ کیا۔

کیا بتائیں کہ اسلام کے شجر کی آبیاری کے لئے اور جاں بلب انسانیت کو نئی زندگی دینے کے لئے امام حسینؑ نے کس کس کا خون دیا۔اصحاب کا خون،عزیزوں کا خون ،کڑیل جوان بیٹے علی اکبرؑ کا خون، برابر کے بھائی عباسؑ علمدار کا خون اور ایک خون اس زمین پر ایسا بہا جس کی نظیر تاریخ میں کبھی نظر نہ آئی وہ تھا ششماہے بچے علی اصغرؑ کا خون ناحق ۔مگر نہیں یہ خون زمین پر نہیں بہا اسے تو امام حسینؑ نے اپنے چہرے پر مل لیا گویا یہ روئے شہادت کا غازہ تھا۔

خود فرزند رسولؐ کا خون اس زمین پر مختلف طریقوں سے بہا۔سینے کا خون ، پہلو کا خون، چہرے کا خون، جبیں کا خون اور سب سے آخر میں قلب مبارک کا خون جس کے بعد امامؑ میں سنبھلنے کی طاقت نہیں رہی۔

تقریباً تیرہ سو برس قبل رسولؐ اسلام کے اس فرزند نے عقلوں کو حیران کر دینے والی وہ قربانی پیش کی تھی جس کے زلزلہ افگن مناظر تحمل بشری سے بالاتر صبر و اطمینان ،بے مثال دینداری، ہمت شکن مصائب، بے نظیر خدا شناسی اور مذہبی فدا کاری نے تمام عالم انسانی و ملکی اور تمام گروہ انبیاء و مرسلین کو انگشت بدنداں کر دیا تھا۔

کربلا میں سب افراد معصوم نہ تھے صرف امام حسینؑ یا چوتھے امامؑ اور پانچویں امامؑ کی شخصیتیں تھیں جو یقینی طور پر عصمت پوش تھیں۔بنی ہاشم کے لئے بھی کہا جا سکتا ہے کہ آغوش عصمت کے پلے تھے مگر اصحاب پر نظر ڈالئے تو صرف شیعہ اور محب اہل بیتؑ تھے مگر انہوں نے بھی ایثار و قربانی کے ایسے بے نظیر مرقع پیش کئے کہ امام حسینؑ کو کہنا پڑا کہ مجھ سے زیادہ باوفا اصحاب کسی کو نہیں ملے۔امام عصرؑ نے ارشاد فرمایا ''اے اصحاب حسینؑ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں''

یقیناً رسولؐ اور امیر المومنینؑ کو سلمانؓ و بوذرؓ مقدادؓ و قنبرؓ اور میثمؓ و مالک اشترؓ جیسے صحابی ملے مگر کوئی ایمان کے دس درجوں پر تو کوئی نو پر، کوئی آٹھ پر یعنی ایک ڈال موتی نہ تھے مگر کربلا ایک ایسا آئینہ خانہ تھا جس میں بہتر آئینوں میں صرف ایک تصویر تھی اور وہ تھی حضرت امام حسینؑ کی۔

طبیب روحانی امام حسینؑ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ اسلام ایک ایسے مریض کی مانند ہے جس کا دم لبوں پر ہو اور جس کی رگوں میں آلودہ خون دوڑ رہا تھا۔ایسا مریض دو طرح سے ٹھیک ہو سکتا ہے یا موجودہ خون کو صاف کر دیا جائے یا نیا خون دیا جائے۔حضرت علیؑ ،امام حسنؑ اور ابتدا میں امام حسینؑ کی یہی کوشش رہی کہ موجودہ خون کی ہی اصلاح ہو جائے لیکن جب یہ اصلاح ممکن نہ رہی تو امام حسینؑ نے فیصلہ کر لیا کہ اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے اس کی رگوں میں نیا خون دوڑانا ہوگا۔مریض کو وہی خون چڑھایا جا سکتا ہے جس کا بلڈ گروپ ایک ہو۔کچھ مریضوں کا بلڈ گروپ کمیاب ہوتا ہے۔امام حسینؑ نے عالم اسلام پر نظر ڈالی تو لاکھوں میں صرف بہتر نکلے۔

اس لئے راستہ میں ساتھ آئے لوگوں کو ہٹاتے گئے

اور صرف ان کو ساتھ رکھا جن کی رگوں میں تعلیمات اسلامی خون بن کر دوڑ رہی تھی اور انہیں کا خون اسلام کو حیات جاودانی عطا کر سکتا تھا۔ اگر امام حسینؑ اور اصحاب امام حسینؑ اسلام کے مردہ ہوتے ہوئے جسم میں اپنا خون نہ دیتے تو ظاہری اسلام تو ہوتا مگر روح اسلامی نہ ہوتی یعنی وہ اسلام رہ جاتا جس میں نماز تو ہوتی مگر اپنی بنائی ہوئی، روزہ تو ہوتا مگر خود پسند حدوں کے اندر، زکات ہوتی مگر تزکیۂ نفس نہ ہوتا خمس تو ہوتا مگر درِ پنجتن سے الگ ہٹ کر، حج ہوتا مگر تجارت کے لئے، جہاد ہوتا مگر حصول دنیا کے لئے۔ حلال محمدؐ حرام ہوتا ہے اور حرام محمدؐ حلال اور اسلام کی وہی صورت ہوتی جیسی کہ دشمن اسلام چاہتے تھے۔

☆☆☆

اتحاد کا اعلان کیجئے

حضرت نجم آفندی

ملت کے تفرقہ کا نہ سامان کیجئے
قرآن کے ورق نہ پریشان کیجئے

جاں دی تھی اتحاد کی خاطر حسینؑ نے
پورا شہیدِ ظلم کا ارمان کیجئے

سرکارِ دو جہاں کی محبت کے نام پر
آپس کے اختلاف کو قربان کیجئے

مرکز بنا کے آج حسینی نشان کو
دنیا میں اتحاد کا اعلان کیجے

مدرسۂ نور ہدایت

حسینیۂ حضرت غفران مآبؒ میں بعد نماز مغربین عربی، فارسی، اردو اور دینیات کی تحصیل کے لئے اپنے بچوں کو ضرور بھیجیں۔

ادارہ